رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۵

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے۔ ۴۔ اگست سنہ ۱۹۱۶ع | نمبر ۳۱

گلدستہ خبر

برطانیہ کا نیا جنگی قرضہ اس سال کے لئے ۵۰ کروڑ پونڈ کی رقم میں اعلان کیا گیا ہے۔

امریکہ نے اپنے بحری بجٹ میں چار ڈریڈ ناٹ اور چار جنگی کروزر بنائے جانے کی منظوری دیدی ہے۔

اٹلی کی فوج نے درہ رول پر قبضہ کرلیا ہے۔ اور مزید کامیابیوں سے کوہ داسونی پر بھی وہ قابض ہوچکی ہے۔

سویڈن نے اعلان کیا ہے کہ جو آبدوز ہمارے پانیوں میں آئے گی۔ بلا اطلاع اس پر مسلح جہاز حملہ کردینگے۔

مشرقی افریقہ میں مہنیرا اور معالی پا

انگریزی فوج نے قبضہ کرلیا ہے۔ اسمبارا کی ریلوے لائن بھی سر ہوچکی ہے۔

مقام بوکبا اور کاراکوے پر برٹش قبضہ ہونے سے دشمن کی فوج وہاں سے نکالدی گئی ہے

مقام فلیری کے علاقہ میں میوز کے داہنے کنارہ پر فرانسیسیوں نے پیشقدمی کرکے بہت سے دشمنوں کو گرفتار کرلیا ہے۔

لندن میں کچھ فنڈ کا چندہ ساٹھ ہزار پونڈ تک پہونچ گیا ہے۔ جس میں شاہی بیگمات نے بھی حصّہ لیا ہے ٭

حضور ملکہ میری نے ۵۰۰ پونڈ۔ ملکہ الگزنڈرا نے ۲۵۰ پونڈ اور لارڈ لینسڈن نے سو پونڈ دیئے

حضور بادشاہ سلامت نے سر ایڈورڈ گرے کو ذاتی وجوہات سے ارل کی بجائے وائی کونٹ کے خطاب کی منظوری دی ہے۔

جرمن آبدوز ڈچلینڈ کی روانگی چند وجوہات کی بنا پر بند کردی گئی ہے جو بتائی نہیں۔

پوزیرس سے کرگلیمونٹ تک لڑائی پھر جاگ اٹھی۔ برٹش فوج نے پوزیرس کے قریب جرمن مورچوں پر قبضہ کرلیا ہے۔

لڑائی غضبناک حالت میں پہونچگئی ہے اور جرمن جی توڑ کر برٹش پیشقدمی کا مقابلہ کررہے ہیں

جنرل ہیگ کا اعلان ہے کہ ہم نے لانگیول کے سارے گاؤں پر قبضہ کرلیا ہے۔ پوزیرس میں ہم نے بہت سے دشمن سپاہی پکڑلئے۔

آسٹریا اور سوئٹزرلینڈ کے درمیان آمد و رفت بند ہوگئی ہے۔ تاکہ آسٹریا کی کمزوریوں کا باہر پتہ نہ جائے۔

پیٹروگراڈ کا اعلان ہے کہ کوہ قاف میں ہماری پیشقدمی ترکوں کے خلاف بدستور قایم ہے۔

ہم نے بالا بندلاں میں دو سو ترک گرفتار کرلئے۔ اور کمیشن تنہ میں ۲ افسر ۲۲ ہم سے چھین لیں

ہمعصر سول ملٹری گزٹ لکھتا ہے کہ جیل میں قیدیانِ کو بھیجنے کی بجائے جرمانے وصول کئے جائیں۔

تار برقیات

لنڈن یکم اگست - محاذ کا ایک نامہ نگار جرمن مقابلہ کی صورت کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ ہوا باز لوگ بڑے سرگرم کار ہیں - اور بہت سے بم پھینک رہے ہیں سخت گولہ باری کی صف وسیع ہوتی جا رہی ہے اور بے فایدہ کے اور بڑے گراں بالمقابل کے حملے زور سے ہو رہے ہیں اور گلمونٹ کے نزدیک قریبا دو ہزار گز کی خندقوں میں جیسا کہ خبر موصول ہوئی ہے گیارہ بٹالین موجود ہیں جس کے سبب سے ہماری توپیں بڑی تعداد میں اُن کا تہس نہس کر رہی ہیں پوزیرس کے پیچھے ۴ میل کا فاصلہ میں پیچ در پیچ مکان ہیں -

لنڈن ۳۱ جولائی - جنرل موسخوپس یونانی کمانڈر مقیمی سالونیکا کہتا ہے کہ میرے تعلقات اتحادیوں کے ساتھ افضل درجہ کے ہیں - وہ خیال کرتا ہے کہ یہ افواہیں - کہ اتحادی یونان کو سالونیکا سے محروم کر دینگے بالکل بے بنیاد ہیں -

لنڈن ۳۱ جولائی - مسٹر سٹینل دنیبوران کہتا ہے کہ روسی نقصانات اُن کے فتوحات کے مقابلہ میں بہت ہی کم ہیں - ایک ترکی سرکاری پیغام میں تسلیم کیا گیا ہے کہ بیروت اور ارزنجان ترکوں کے ہاتھ سے جاتے رہے ہیں مگر اسی پیغام میں یہ بھی کہا گیا ہے

کہ عام حالت غیر متبدل ہے اور اس کے ذریعہ سے اشارہ کیا جاتا ہے کہ ایک بالمقابل زور لگانے کی تیاریاں ہو رہی ہیں -

لنڈن ۳۱ جولائی - ایک روسی پیٹرسبرگ راوی ہے کہ فوج آگے بڑھ گئی ہے دریائے سٹوخد پر کی لڑائی کے اثنا میں اُنہوں نے دریا کے ایک گھیرے میں ۳۰۷ ویں ہنگرین رجمنٹ ساری کی ساری گرفتار ہو گئی جس میں کہ کمانڈر اور جنرل سٹاف شامل تھے - دیگر مقامات میں اُنہوں نے ۲۱ افسر ۹۱۲ آدمی اور ۴ کلدار توپیں لے لیں - جو فوج بروڈے کی سمت میں دشمن کا تعاقب کر رہی ہے - وہ دریائے اگو اور سیرتھ پر پہنچ گئی ہے -

پیٹروگراڈ کا ایک تار مظہر ہے - کہ جو روسی کوویل پر حرکت کر رہے ہیں وہ کوویل سرائے اور کوویل اور چینشے ریلوے کے درمیان دریائے سٹوخد کی کل وسعت کے آر پار ہیں -

بعد کی خبر ہے - پیٹروگراڈ کا کمیونیکا کہتا ہے کہ دریائے سٹوخد کی پیشقدمی جاری ہے دشمن نے بروڈے اور دریائے بولڈورو کا کے پایاب پر سخت گولہ باری کی - محاذ کے ایک بڑے حصے پر جان توڑ لڑائی ہو رہی ہے - خط مدافعت کو اپنے قبضہ میں رکھنے کے لئے دشمن ہر قسم کی کوششیں کر رہا ہے اور ہر سمت سے فوج جمع کر رہا ہے - حتی کہ اٹلی سے پلٹنیں بھی لا رہا ہے -

لنڈن یکم اگست - دریائے سٹوخد پر روسی صدمات میں ٹائمز کا نامہ نگار رہتا ہے وہ کہتا ہے کہ روسی دریائے چھ میل پرے ہیں اور بڑی سخت مخالفت کا مقابلہ کر رہے ہیں -

مگر شاید یہ عقب کی فوج کا طرز عمل ہے - جیسا کہ غبارے رپورٹ دیتے ہیں کہ سڑکیں جو کوویل کو جاتی ہیں وہ پسپا ہوتی ہوئی فوج سے سیاہ ہو رہی ہیں - یہ علاقہ اُتھلا اور دلدلی ہے - اور یہی اسیر دریائے سٹوخد کنول کے جوہڑوں کے درمیان سے رستا ہے - جس پر بھی روسی پیچ در پیچ تاروں کے پھندوں میں سے ہو کر جوانی سے نیچے نیچے لگائے ہوئے عبور کر گئے

لنڈن ۳۱ جولائی - پیرس ایک کمیونیکا راوی ہے - دشمن نے گذشتہ رات ہیم جنگل اور مونا کیو فرم پر ہمارے مورچوں کے خلاف اپنے بالمقابل حملات زیادہ کر دیئے ہیں - مونا کیو فرم میں خصوصیت کے ساتھ جنگ شدید ہو رہی ہے - جہاں دشمن نے ایک لمحہ کے لئے عارضی طور پر پیر جما لئے تھے - مگر ایک شاندار بالمقابل حملے نے اُن کو پیچھے ہٹا دیا ہیم جنگل پر جس قدر حملات کئے گئے تھے وہ سب ہماری آتش باری کے ذریعہ سے پسپا کر دیئے گئے - اثنائے حملات میں ہمارے توپخانوں نے جو دریائے سوم کے بائیں کنارہ پر تھے دشمن کا بڑا بھاری نقصان کر ڈالا -

پہاڑی نمبر ۳۰۴ کے شمال مشرقی ڈھلوانوں پر جو دشمن نے ایک حملہ کیا تھا وہ ہماری آتش فشانی سے ناکام کر دیا گیا -

لنڈن ۳۱ جولائی - آج رات کا کمیونیکا کہتا ہے کہ جرمنوں نے دریائے سوم کے شمال میں ہیم جنگل اور مونا کیو فرم پر بالمقابل حملہ جاری رکھا - مگر اُن کے تمام حملات لاحاصل رہے - جو جگہ ہم نے فتح کی تھی - ہم اُس پر مضبوطی سے قایم ہیں - دریائے میز کے مشرق میں ہر دو جانب سے





ایڈ یٹوریل نوٹس

سردار دلجیت سنگھ صاحب سی۔ ایس۔ آئی کا لکچر

سکرٹری آف سٹیٹ کی کونسل کے

معزز سکھ ممبر سردار دلجیت سنگھ صاحب سی۔ ایس۔ آئی نے ۹ جون کو رائل سوسائٹی آف آرٹس کے انڈین سکشن کے روبرو "سکھوں" پر ایک مضمون پڑھا جو کئی پہلوؤں سے ہمارے ناظرین کے واسطے مفید اور دلچسپ ہے۔ اور چونکہ لکچرار صاحب خود سکھ ہیں۔ اور سکھوں کی تاریخ اور مذہب سے کما حقہ واقف ہیں۔ لہذا اُن کا بیان زیادہ معتبر اور مستند ہے۔ آپ نے فرمایا کہ سکھ کمال کے منگجو ہیں۔ اور کہا کہ ان چار الفاظ میں کیونکہ انگریزی میں صرف چار الفاظ تھے جن کا ترجمہ ان پانچ الفاظ میں کیا گیا ہے۔ وہ تمام باتیں جمع ہیں جو عام طور پر لوگوں کو معلوم ہیں۔ مگر یہہ اصل حقیقت نہیں ہے۔ وہ اصل میں ایک مذہبی اُستاد کے جان نثار شاگرد تھے۔ اور ہیں بھی۔ ۱۴۶۹ء کے بیساکھ مہینے کے شکل پکش کی تیج (تیسری تاریخ) کو تلونڈی واقع ضلع لاہور میں جس کو اب ننکانہ کہتے ہیں اس مذہب کا بانی گورو نانک صاحب پیدا ہوئے۔ گورو نانک صاحب اپنی طفولیت ہی میں مذہبی طبیعت اور سادھوانہ سیرت رکھتے تھے۔ وہ اصل میں اُستاد (گورو) تھے۔ اور تمام ہندوستان میں بلکہ اُس سے باہر بھی تبت۔ عرب اور سیلون (لنکا) میں سیاحت کی۔ اعلیٰ درجہ اور خالص اخلاق کی منادی کرتے رہے۔ خدائے واحد اور مطلق کی پرستش کے سوائے ہر قسم کی عبادت کی ممانعت کی۔ اور چاہا کہ ذات پات کا امتیاز دُور کر کے تمام لوگوں میں مساوات اور جمہوری اخوت پیدا کر دے۔ اور اپنی پاکیزہ اور سادہ زندگی سے لوگوں پر بڑا وسیع اور گہرا اثر ڈال دیا۔ اور اپنی وفات سے پیشتر اُنھوں نے ایک نہایت دیندار اور وفادار شخص کو اپنا جانشین مقرر کر دیا۔

اِس کے آگے سردار صاحب موصوف نے سکھوں کے دس گوروؤں کا ایک مختصر سا بیان اور اُن خاص خاص کاموں کا ذکر کیا جو اُن سے ظہور میں آئے تھے۔ سردار صاحب نے کہا کہ یہ تو اس کی ابتدا تھی۔ مگر اس کے بعد ایک سلسلہ گوروؤں کا شروع ہوا جنھوں نے سکھ قوم اور مذہب کی قائمی اور اشاعت میں کم و بیش کوششیں کیں۔ اس سلسلہ میں گورو نانک صاحب کے بعد دوسرا گورو انگد تھا جس نے گورمکھی حروف ایجاد کئے۔ جن میں پنجابی بولی لکھی جاتی ہے۔ اور اسی زبان اور حروف میں اُس نے اپنی پہلی کتاب گورو نانک صاحب کی جنم ساکھی تحریر کی۔ تیسرا گورو امرداس تھا جس نے ستی کی رسم کی ممانعت کی اور بیوگان کو جائز ٹھہرایا۔ چوتھا گورو رامداس تھا جس نے اکبر بادشاہ سے امرتسر میں وہ قطعۂ زمین حاصل کیا تھا۔ جہاں پر اب دربار صاحب واقع ہے۔ پانچواں گورو ارجن صاحب ہے۔ جس نے سکھوں کی مقدس کتاب گرنتھ صاحب تالیف اور تصنیف کی۔ اُس وقت سے مغل حکمرانوں کی پالیسی نے اس خلیج کو اور زیادہ وسیع اور کشادہ کر دیا۔ جو مغل حکام اور سکھ محکومین کے درمیان تھی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ چھٹے گورو ہرگوبند کو مغلوں کے خلاف ہتھیار اُٹھانے کی ضرورت پڑی۔ یہ اُن کی قومی بیداری کا پہلا قدم تھا۔ اور سب سے پہلی علامت اس امر کی خالص مذہبی قوم جنگی نسل بننے لگی ہو۔ ہرگوبند کے بعد ہر رائے۔ ہر کرشن اور تیغ بہادر۔ علی الترتیب گورو کی گدی پر بیٹھتے چلے آئے۔ گورو تیغ بہادر بڑا عالی صفت اور نڈر شخص تھا۔ اسی اثنا میں اورنگ زیب نے کشمیر کے ہندوؤں کو اسلام قبول کر لینے کی دعوت دی۔ مگر اُن ہندوؤں نے کہا کہ ہمارا ہادی تو تیغ بہادر ہے۔ جیسا وہ کہیگا ویسا ہی ہم کرینگے۔ پس نتیجہ یہ ہوا کہ اُس نے گورو تیغ بہادر کو دہلی بلایا۔ تیغ بہادر کو اُس کے دہلی بلائے جانے کا مدعا اور مقصد بھی معلوم تھا۔ اپنے آخری ایام میں گورو تیغ بہادر نے انگریزوں کے ہندوستان میں آنے کی بابت ان الفاظ میں پیشینگوئی کی تھی کہ میں مغرب کی طرف نگاہ کرتا ہوں۔ کیونکہ مغرب کی جانب سے ایک قوم آئے گی۔ وہ اپنے سروں پر ٹوپی پہنے ہوگی اور اپنے ساتھ انصاف۔ کامیابی اور امن لائیگی۔" باوجود قید میں ہونے۔ بدسلوکی کئے جانے اور قریبا روز روز دکھ پانے کے اُس نے اپنا دھرم چھوڑنے سے انکار کیا۔ اور شہید ہو گیا۔ اس وجہ سے اُس کی یاد کی جاتی ہے۔ مگر بالخصوص اس لئے اُس کی یاد کیجاتی ہے کہ وہ دسویں گورو گوبند سنگھ کا والد تھا۔ جس نے خالصہ پنتھ کو ترتیب دیا۔ جس وقت تیغ بہادر دہلی گیا۔ اور وہاں شہید ہوا تو گوبند سنگھ کی عمر صرف پندرہ برس کی تھی۔ تیغ بہادر دیکھ کر کہ اُس کے بیٹے گوبند سنگھ میں لیڈر بننے کی قابلیت ہے۔ بڑا خوش ہوا اور اُس کو اپنا جانشین بنایا۔

سردار صاحب نے بیان کیا کہ گوبند سنگھ کے والد کے قتل ہونے کے سبب سے اُس کے

دل میں جوش آیا۔ اور اس نے اُن لوگوں میں سے جو دینی طور پر مستعد تھے۔ ایک جنگ جو قوم بنانے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ ۱۶۹۸ء کی کم ماہ بیساکھ میں ایک سبھا اس نے فراہم کی۔ اور سب سے پہلے اس وقت پاہل یعنی بپتسمہ کی رسم ادا کی گئی۔ اسی وقت سب سے پہلے سکھؔ وجود میں آئے اس لفظ سکھؔ کے معنی ہے شاگرد اور جو علامت ہے اپنے آپ کو مطیع کر دینے کی۔ سکھ پہلے تو صلح کے پیارے ایماندار تھے۔ مگر گوبند سنگھ نے اُن کو اپنے بے جنگجو بہادر قوم سنگھ یعنے شیر بنا دیا۔ اور جب تک سنگھ پاہل یعنی بپتسمہ نہ پائے تب تک سنگھ نہیں بن سکتا تھا۔ پندرہ دن سے بھی کم عرصہ میں گوبند گوبند سنگھ کے پاس اسی ہزار جنگی مرد فراہم ہو گئے گوبند سنگھ گورو اور مصلح رہے مگر وہ بڑی قابلیت کا سپہ سالار بھی تھا۔ اور تیس سالوں سے زیادہ تک سکھ فوج کی سپہ سالاری کرتا رہا۔ اس نے بڑی بڑی لڑائیاں لڑیں۔ اور خاص خاص قابل یاد فتوحات کیں۔ اور خالصہ نام سے ایک جمہوری طاقت کی بنا ڈالی۔ انہا جنگیں اس کے چار بیٹے کام آئے۔ دو بیٹے تو سرہند میں ایک مکان کی بنیاد میں زندہ دفن کئے گئے۔ اور دو جنگ میں مارے گئے۔ گوبند سنگھ اپنی پوری عمر بھوگ کر ۱۷۰۸ء میں فوت ہوگئے۔

گوبند سنگھ کی وفات کے بعد جیسا کہ سردار صاحب موصوف نے بیان کیا۔ خالصہ فوج کا سپہ سالار بندہ نام ایک مشہور و معروف شخص ہو گذرا ہے جس نے اس تمام قطعہ ملک پر قبضہ کر لیا۔ جو ستلج اور جمنا کے درمیان واقعہ ہے۔ بعدازاں جوں جوں سکھ تعداد میں زیادہ ہوتے گئے۔ توں توں وہ خاندانوں اور فرقوں میں منقسم ہوتے گئے۔ جتنا سنگھ نامے ایک بڑے بہادر اور باقابلیت شخص نے جو ریاست کپور تھلہ کا بانی مبانی تھا ۱۷۵۸ء میں لاہور میں سکھ سلطنت کی بنیاد ڈالی اور اسی بنیاد پر راجہ رنجیت سنگھ شیر پنجاب نے ۱۷۹۹ء میں افغان سلطنت اپنے ہاتھ میں لی تیس سال میں رنجیت سنگھ نے پنجاب پر سکھ حکومت کو مستقل طور پر مکمل کر دیا۔ یہاں تک کہ ۱۸۳۴ء میں دریائے انڈس کے مشرق میں افغان حکومت کا تخم بھی نہ رہا۔ اور کل سکھ حکومت کا رقبہ قریباً ۱۴۰۰۰۰ مربع میل کا تھا۔ رنجیت سنگھ کی وفات کے بعد سکھوں میں بڑی ابتری پڑگئی جس کی وجہ سے ۱۸۴۵ء ۱۸۴۸-۴۹ء کی سکھ اور انگریزوں کی لڑائیاں ہوئیں اور آخر کار ۱۸۴۹ء میں پنجاب سرکار انگلشیہ کا ایک صوبہ بن گیا۔ اُس وقت سے لے کر آج تک سکھ قوم برٹش گورنمنٹ کی حامی ہے۔ اُن کے ماتحت ہو کر انہوں نے ۱۸۷۹ء میں دوسری افغان لڑائی بڑی بہادری کے ساتھ لڑی۔ اور شمال مغربی سرحد پر ساگڑہی کے معرکہ میں تھوڑے سے سکھوں نے بڑی بہادرانہ اور عظیم مدافعت کی۔ جبکہ قریباً بیس آدمیوں کی ایک چھوٹی سی جمعیت نے زغہ میں گھر کر بھی مطیع ہونے سے قطعی انکار کر دیا۔ اور ایک ایک ہو کر جان دیدی اور اب موجودہ یورپی جنگ میں سکھ فوجوں نے فرانس۔ مصر۔ میسوپتامیہ اور افریقہ کے میدانوں میں بڑے بڑے فوجی جوہر دکھائے۔ یہ سردار دلجیت سنگھ کے اُس مضمون کا ایک مختصر سا خاکہ کھینچا ہے جو اُنھوں نے اس سوسائٹی میں سنایا۔ مگر سارا مضمون نہایت دلچسپ اور جوش سے بھرا ہوا اور نہایت ہی مناسب الوقت اور موثر تھا۔ سوسائٹی نے مضمون نگار کا بڑے تپاک سے خیر مقدم کیا اور لکچرار کی قابلیت اور موقع شناسی کی داد دی۔

خواجہ کمال الدین صاحب کی خصوصیات

گذشتہ پرچہ میں ہم نے بحوالہ اڈیٹر پرچہ لاہور بتایا تھا کہ انگلستان میں خواجہ صاحب کے ذریعے انگریز کیسے مسلمان بنتے ہیں۔ اس نمبر میں ہم ناظرین پر ان خصوصیات کو ظاہر کرتے ہیں جو خواجہ صاحب میں بتائے جاتے ہیں۔ چنانچہ ہمارے معزز اور محترم ایڈیٹر صاحب مہر رسالہ افادہ حیدرآباد دکن کتاب ہدیہ عثمانیہ وصحیفہ النواریہ کا ریویو کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اب ہم خواجہ صاحب کی وہ خصوصیات بیان کرتے ہیں جو رسالہ زیر تنقید میں بیان ہوئی ہے (۱) جب خواجہ صاحب کی وکالت نہیں چلی۔ تو کمائی کا دوسرا ڈھنگ نکالا (۲) اپنے پیرو مرشد سے سبق لے کر وہی چندوں کی فہرست کھول رہے ہیں (۳) جہاں کسی واقف کار نے سوال کیا یہ کہہ کر ٹالدیتے ہیں کہ جواب کے لئے تیار نہیں ہوں (۴) بیان میں اکثر یہ کہا کہ حضرت مسیح موعود اور مہدی مسعود سے میں نے ..... کہدیا تھا کہ میں صرف اسلام پر لکچر دونگا۔ (۵) پھر خواجہ صاحب کا یہ کہنا کہ مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتا اور کسی مسلمان کو کافر نہیں کہتا بندگان خدا کو اندھیرے میں رکھنا ہے۔ حالانکہ خود مرزا صاحب نے زور کے ساتھ اپنے منکروں کو کافر و جہنمی کہا ہے۔ (۶) اور جبکہ خواجہ صاحب مرزا غلام احمد صاحب کو مہدی اور مسیح موجود کہتے ہیں تو آپ کی نبوت سے انکار کیا معنے۔

(۷) خواجہ صاحب اپنی جماعت کے سوائے کسی مسلمان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ اور اگر کوئی موقعہ آپڑتا ہے تو حیلہ کر کے ٹلجاتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنے مرشد کی طرح وہ بھی مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں۔ مگر مصلحتاً اظہار نہیں کرتے (۸) خواجہ صاحب ہندوستان میں کچھ وسے رہے ہیں۔ مگر سوائے چندہ مانگنے کے کسی آریہ یا عیسائی کو مسلمان بنانے کی طرف توجہ نہیں کی (۹) لندن میں سوائے جھوٹی خبروں کے اور کچھ نہیں۔ متعدد لوگوں سے معلوم ہوا ہے کہ وہاں اُنہیں کوئی پوچھتا بھی نہیں۔ (۱۰) چندہ مانگنے کی ایک وجہ یہ بھی سننے میں آئی ہے۔ کہ خواجہ صاحب کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کا خیال تھا کہ قرآن شریف کا ترجمہ مختلف زبانوں میں کیا جائے میں اس کو پورا کرنا چاہتا ہوں۔ گویا آہستہ آہستہ مرزا صاحب کی طرف لوگوں کو متوجہ کرتے ہیں۔ (حالانکہ اُن کے مرشد نے معنی قرآن میں کئی جگہ تحریف کی ہے) (منقیہ از رسالہ افادہ۔

حیدرآباد دکن)

جرمن کی ظالمانہ جلا وطنیاں

پیرس وار الخلافہ فرانس میں اس امر کی تجویز اور تحریک ہوئی ہے کہ صلح کے اختتام پر دول متحدہ باہم مل کر جرمن سے کپتان فرییٹ کی وفات اور دیگر زیادتیوں کا جس میں روبیے اور لیل کے اٹھارہ ہزار باشندگان شہر کی جلاوطنی بھی شامل ہے۔ پورا پورا معاوضہ لینے کا اعلان کریں۔ اور یہ بات اب ثابت ہو چکی ہے۔ کہ یہ جلاوطنی اور دیگر زیادتیاں نہایت ظالمانہ اور مکروہ طریقوں سے عمل میں لائی گئی تھیں۔ کل تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ نیم شب کو ان لوگوں کو ناگہاں بیدار کیا گیا۔ اور حکم دیا گیا کہ اپنے اپنے بیرونی دروازوں پر سب اکٹھے ہو جاؤ۔ جرمن فوجی سپاہی گلی کوچوں سے گذرے اور جن جن کو جس جس طرح انہوں نے چاہا اس طرح ان لوگوں میں سے اپنے لئے انتخاب کر لیا۔ خاندانوں کے ممبران میں سے چھنے گئے۔ اور الا جلا دیئے گئے۔ معزز اور جوان لڑکیوں کو بازاری فاحشہ مستورات کے ساتھ ملا دیا گیا۔ اس پر لل کے بشپ صاحب نے بڑے زوردار الفاظ میں اس بدسلوکی اور معیوب برتاؤ پر اعتراض کیا اور اس ناقابل برداشت ملامت اور اس دکھ اور رنج کے خطرات سے جرمنوں کو متنبہ کیا جو ان کے اس مذموم برتاؤ سے بیوہ و الدات کو ہوا تھا۔ سرکاری بیانات سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُن جلاوطنوں کے ساتھ غلاموں کی طرح سلوک کیا گیا تھا۔

تصحیح

معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ ۲۱ جولائی کے نورافشاں صفحہ ۸ کالم ۲ میں جو لکھا ہے کہ "مسٹر طلب ڈیوڈ بطور پاسٹر کے خدمت کرتے ہیں"۔ وغیرہ اور مسٹر ایس ایس سالومن دیہات کے لوگوں اور باغ کے پیڑوں کی پاسبانی اُن کے سپرد ہے" ان فقرات کی بجائے یوں ہونا چاہئے "مسٹر طلب ڈیوڈ پامری مشن سکول میں ہیڈماسٹر ہیں اور یہاں کی کلیسیائی خدمت پاسٹریٹ کمیٹی کے متعلق ہے۔ اور کمیٹی کی ہدایت کے مطابق اپنا حصہ پورا کرتے ہیں۔" اور مسٹر ایس سالومن کی خدمت علاقہ کوٹ گڈھ میں انجیلی خدمت ہے اور مشن کے باغ کے منیجر بھی آپ ہیں۔"

معذرت

پیارے ناظرین نورافشاں! میں بڑے ادب سے مگر پر اندوہ اور جگر دوز غم سے عرض کرتا ہوں کہ اگر اس نمبر کے اخبار میں مجھ سے کسی قسم کا سقم واقع ہو گیا ہو یا کوئی دل دکھانے والی بات معرض وقوع میں آئی ہو تو براہ مہربانی معاف کرنا کیونکہ ۲۹ ماہ سابق کو میرا پہلوٹا اور جوان بیٹا خداوند کے پاس جا پہنچا ہے۔ اس کی عمر اس وقت اکتیس سال کی تھی۔ ریلوے میں اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر تھا تین بچے اور ایک بیوی چھوڑ گیا ہے۔ جو میرے پاس ہیں۔ اگرچہ فطری تقاضے سے رنج و غم کی کچھ انتہا نہیں۔ تو بھی روحانی طور پر خوشی اور اطمینان ہے۔ کہ وہ خداوند کے پاس ہے۔ اُس کا چال چلن اور طبیعت نہایت پسندیدہ اور کلام کے مطابق تھی۔ اور باوجود سرکاری نوکر ہونے کے وہ آزمائشوں سے اکثر بچتا رہا۔ دوست اور دشمن اُس کی تعریف کرتے ہیں۔ اور ہم خوش تھے کہ ہمیں خدا نے ایسا فرمانبردار اور دیندار بیٹا بخشا تھا۔ وہ میری دہنی باہنہ تھا سو ٹوٹ گئی۔ اب میں ٹنڈا ہوں۔ مگر پھر بھی خدا میرے ساتھ ہے۔ مجھے کسی بات کی کمی نہیں۔ آپ دعا کریں کہ خدا ہم سب کو اپنا اطمینان بخشے۔ (آپکا خادم۔ پی کیول سنگھ۔

امرسدھو۔ ایڈیٹر۔ نورافشاں)

آل انڈیا کرسچن کانفرنس کا وفد حضور وائسرائے کی خدمت میں

یکم اگست کو ہز اکسیلینسی

دی ویسرائے کی خدمت شریف میں آل انڈیا کرسچن کانفرنس کا وفد پیش ہوا جس کو حضور ویسرائے بہادر نے بڑی خوشی کے ساتھ شرف قبولیت عطا فرمایا۔ اس وفد میں یہ معزز صاحبان شامل تھے

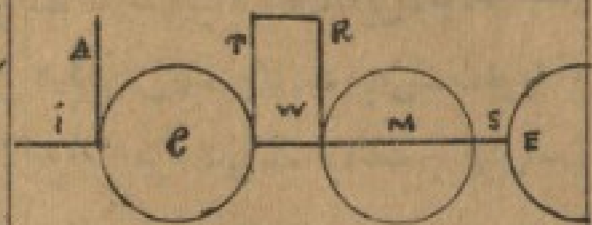
راجہ سر ہرنام سنگھ بالقابہ۔ دی آنریبل مسٹر ایم۔ ایس داس۔ مسٹر جوزف۔ مسٹر جے سی وت۔ مسٹر ایس سی مکرجی۔ مسٹر منیر و کسم اور ڈاکٹر جوشی صاحبان اور مسٹر ایم۔ ایس داس صاحب نے درس پڑھا۔ اُس میں سے ایک پیراگراف اس نہج پر ہے۔

"ہندوستانی مسیحی جماعت ہندوستانی غدر کے ایام میں معدوم ہوجانے کے خطرے میں تھی۔ مگر خدا کے فضل سے وہ ۱۸۹۱ء سے اس وقت تک دوچند سے زیادہ ہے۔ ۱۸۷۲ء سے ہندوستانی مسیحیوں کا شمار قریباً ۳ گنا زیادہ ہوگیا ہے۔ خواندہ مرد اور عورتوں کی فیصدی اوسط ہمارے ہندو اور محمدی بھائیوں کے خواندہ مردوں اور عورتوں کی فیصدی اوسط کی بہ نسبت بہت ہی رفیع اور بلند ہے۔ برٹش انڈین نظم ونسق کے شریف مقاصد کی قدردانی میں یہ جماعت سب سے اوّل اور پہلی ہے۔ جو معیار سلطنت کی حفاظت اور حمایت کے لئے لازمی ہیں۔ اُن میں یہ جماعت حکمران قوم کے ساتھ مشترکہ دلچسپی رکھتی ہے ان حقیقتوں کی روشنی میں ہندوستانی مسیحی شکرگزاری کے ساتھ گورنمنٹ کے اس فیصلہ کو تسلیم کرتے ہیں جو حال ہی میں گورنمنٹ نے پنجاب کے اندر ایک ہندوستانی مسیحیوں کی ٹپالین بھرتی کرنے کے بارے میں کیا ہے ہم حضور معلی کو یقین دلاتے ہیں کہ جماعت کا ہر ایک فرد سلطنت کی موجودہ کشمکش میں کسی بھی قربانی کے ساتھ اپنے بادشاہ اور اپنے ملک کی خدمت کرنے کے لئے ہر موقعہ کو لبیک کہنے کو تیار ہے۔"

حضور ویسرائے کا جواب } اس درس کا جواب دیتے ہوئے ہز ایکسیلنسی دی ویسرائے نے فرمایا کہ "۔۔۔۔ میں تم سے یہ معلوم کرکے خوش ہوں کہ ہندوستانی مسیحی جماعت اس ملک کے دوسرے فرقوں کے اپنے ہمشہریوں کیساتھ بالمساوت سلطنت کی انصاف اور آزادگی کے لئے واجب جنگ کی حمایت کے لئے مستقل بالارادہ ہیں۔ گورنمنٹ ہند نے بڑی اطمینان قلبی سے پنجاب میں ہندوستانی مسیحیوں کی چار ڈبل کمپنیاں بھرتی کرنے کی منظوری فرمائی ہے۔ اور اس طرح سے اس جماعت کو سلطنت کی حمایت کے لئے اپنا فرض ادا کرنے کے قابل بنا دیا۔ یہ معلوم کرکے مجھے اور زیادہ خوشی ہوئی کہ فوجی حکام اس تجربے پورے پورے مطمئن ہوگئے ہیں۔ اور کہ نئے بھرتی ہوئے ہوئے افسران اور سپاہیان کا کام اور چال چلن افضل ہے۔۔۔۔ میں نے اُس نیک سرخیل کام کی بابت بھی بڑی دلچسپی سے سُنا ہے۔ جو بہت سے جوان ہندوستانی مسیحیوں نے ینگ مینس کرسچن ایسوسی ایشن کیساتھ منسلک ہوکر محاذ پر ہندوستانی سپاہیوں کی خدمت کرنے میں کر دکھایا ہے میں تم کو اور تمہارے ذریعہ ہندوستانی مسیحی جماعت کو اس بڑی تعلیمی اور مجلسی ترقی پر مبارکبادی دینا چاہتا ہوں۔ جو تم نے کی ہے۔ اور ابھی کر رہے ہو۔ تمہاری جماعت نہ صرف مردوں کے بلکہ مستورات کے درمیان بھی تعلیمی پہلو سے اعلےٰ اور ارفع جماعتوں کے درمیان ایستادہ ہے۔ اور میں اس امر کا قائل ہوں کہ اس حقیقت سے تم اپنی جماعت اور ملک کی ترقی میں روزافزوں مشغولیت لینے کے قابل ہوجاوگے۔

آپنی جماعت کی خاص ضروریات کے سلسلے میں تم نے مجھے اس خط کیطرف اشارہ کیا ہے جو میری گورنمنٹ کے ہوم ڈیپارٹمنٹ کے پاس ۲۴ مارچ ۱۹۱۶ء میں بھیجا تھا۔ مجھے معلوم ہے کہ جو خاص درخواستیں اس میں مندرج تھیں انمیں سے پہلی یہ تھی کہ جب آئندہ امپیریل کونسل کیلئے ممبران نامزد کئے جائیں تو اس وقت ایک ہندوستانی مسیحی بھی نامزد کیا جائے جو جماعت کا نمائندہ بنے۔ اور دوسری درخواست یہ تھی کہ جب ایڈیشنل ممبروں کی نامزدگی اور انتخاب کے لئے قوانین وضوابط کی دوسری مرتبہ ترمیم کیجائے تو ان میں ایسی ترمیم کیجائے جسکے ذریعہ امپیریل اور پراونشنل لیجس لیٹو کونسلوں میں ہندوستانی مسیحی جماعت کا ایک منتخب نمائندہ مہیا ہوسکے جب وہ خط میرے سامنے آیا تو میں نے پیشتر ازیں کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کا جواب قبول کیا جائے جو کہ خط نمبر ۹۰۳ مورخہ ۲۳ مئی ماسبق میں درج ہے اُس خط پر پورا پورا غور وفکر کیا۔ اُس جواب میں تمہاری خواہشوں کے برلانے کے راستہ میں جو مشکلات کا ذکر تھا۔ مگر ساتھ ہی اُس کے انہیں یہ بھی وعدہ کیا گیا تھا۔ جب کبھی کونسلوں کی ترکیب میں تبدیلات پر غور کیا جائے گا تو تمہاری درخواستیں فراموش نہ کیجائینگی۔ مجھے افسوس ہے میری پوزیشن اسوقت ایسی نہیں ہے کہ میں اس وقت اُس پر کچھ اضافہ کرسکوں جو کچھ کہ اُس خط میں مندرج ہے۔ مگر میں تمہیں یقین دلا سکتا ہوں کہ امپیریل اور پراونشنل ہر دو لیجس لیٹو کونسلوں میں نمائندہ کے لئے تمہارے دعووں پر ہمدردانہ اور پورا پورا غور کیا گیا ہے اور ہمیشہ کیا جایا کرے گا۔"

مراسلات



خداوند کی دوسری آمد کی بابت سوال وجواب

بیانِ نقشہ (۱) یہ لکیر بنی اسرائیل کی تواریخ مسیح کے آنے اور رد کئے جانے تک کی ظاہر کرتی ہے۔

(C) یہ دائرہ موجودہ زمانے کو ظاہر کرتا ہے جس میں کلیسیا دنیا میں جمع ہو رہی ہے۔ اور یہ زمانۂ فضل بھی کہلاتا ہے۔

(M) یہ دائرہ ہزار سالہ زمانے کو جس میں خداوند بادشاہی کریگا ظاہر کرتا ہے۔

(W) یہ چھوٹی سی لکیر زمانۂ انصاف وعدل کو ظاہر کرتی ہے جو موجودہ زمانۂ انصاف کو ظاہر کرتی ہے جو موجودہ زمانۂ فضل اور مومنین کے زمانے کے درمیان ہوگا۔

(S) یہ چھوٹی سی لکیر شیطان مسیح خداوند کی ہزار سالہ بادشاہی کے بعد رہا کر دینے کو بتاتی ہے۔

(E) یہ دائرہ زمانہ ابدی کو ظاہر کرتا ہے۔

(A) یہ سیدھی لکیر خداوند مسیح کے صعود کو ظاہر کرتی ہے۔ جو کہ زمانۂ فضل کے شروع میں واقعہ ہوا۔

(T) یہ لکیر کلیسیا کے خداوند مسیح کے ساتھ بادلوں پر لاتی ہونے کو ظاہر کرتی ہے۔ جو اس موجودہ زمانۂ فضل کے اختتام پر وقوع میں آئیگا۔

(R) یہ لکیر خداوند مسیح کے جلال کے ساتھ دنیا میں اُس کی آمدِ ثانی کو ظاہر کرتی ہے۔

اب اس نقشہ کے متفرق حصص پر ایک متلاشیٔ حق نے چند سوالات کئے ہیں جن کے جوابات پاک کلام میں سے چیدہ حوالجات سے دیئے جاتے ہیں۔ اور خداوند کی آمدِ ثانی کو بڑی صفائی سے دکھایا گیا ہے۔ اُمید کرتا ہوں کہ بزرگ ناظرین نور افشاں بڑے غور سے پاک کلام کو ہاتھ میں لے کر اور حوالجات کو ملاحظہ فرمائیں گے اور غلطی سے اصلاح فرمائینگے۔

سوال آپ نے دائرہ (C) میں سے سیدھی لکیریں کیوں نہیں کھینچی ہے؟

جواب سیدھی لکیریں (S و M و W و i) بنی اسرائیل کی تواریخ کو ظاہر کرتی ہیں۔ جو کہ موجودہ زمانۂ فضل میں قطع ہے۔

سوال خیر اب آپ نے دو دائرے (M اور C) بنائے ہیں آپ شاید کہیں گے کہ دائرہ (C) سے کلیسیائی زمانہ مراد ہے۔ یعنی اس زمانہ میں کلیسیا قائم ہوتی ہے۔ اور دائرہ (M) سے آپ کہتے ہیں کہ مسیح کی ہزار سالہ بادشاہی کے زمین پر قائم ہونا مراد ہے۔ لیکن میرے خیال میں دونوں زمانے ایک ہی ہیں۔ اگر نہیں تو دونوں زمانوں کے متفرق ہونے کا آپ کے پاس کون سا انجیلی ثبوت ہے؟

جواب۔ یہ نہایت ہی غور طلب سوال ہے مہربانی کر کے مقدس لوقا ۲۱: ۲۴-۲۷ تک کا مطالعہ تو کیجئے گا۔ "اور وہ تلوار کا لقمہ ہو جائینگے۔ اور اسیر ہو کر سب قوموں میں پہونچائے جائینگے اور جب تک غیر قوموں کی میعاد پوری نہ ہو۔ یروشلم غیر قوموں سے پامال ہوتی رہے گی۔ اور سورج اور چاند اور ستاروں میں نشان ظاہر ہونگے۔ اور زمین پر قوموں کو تکلیف ہوگی۔ کیونکہ وہ سمندر اس کی لہروں کے شور سے گھبرا جائیں گی۔ اور ڈر کے مارے اور زمین پر آنے والی بلاؤں کی راہ دیکھتے دیکھتے لوگوں کی جان میں جان نہ رہیگی۔ اس لئے کہ آسمان کی قوتیں ہلائی جائینگی۔ اُس وقت لوگ ابنِ آدم کو قدرت اور بڑے جلال کے ساتھ بادل میں آتے دیکھینگے"۔

اس حوالہ میں آپ دیکھتے ہیں۔ کہ غیر قوموں کے تمام زمانے میں یروشلم پاؤں کے نیچے روندا گیا ہے۔ اور یہ جتنا کہ دائرہ (C) کا زمانہ ہے وقوع میں آیا۔ پھر ہم کو ایک چھوٹا سا زمانہ جو حرف (W) سے ظاہر ہوتا ہے ملتا ہے۔ اس چھوٹے سے زمانے سے تمام اقوام کی مصیبت اور تباہی مراد ہے۔ اور تب ابنِ آدم بڑے جلال اور حشمت کے ساتھ بادلوں پر سوار ہو کر آوے گا۔ اور یہ وقوعہ حلقہ (M) میں جو زمانہ ہے اس میں واقعہ ہوگا۔ اور یہ ہزار سالہ زمانہ ہوگا۔ جس میں خداوند مسیح آکر بادشاہی کریگا جس کو میلینیم کہتے ہیں۔ اس کے لئے یسعیاہ نبی کا صحیفہ ۲: ۱-۴ تک مطالعہ کیجئے گا۔ "وہ بات جو یسعیاہ بن اموص نے یہوداہ اور یروشلم کے حق میں رویا میں دیکھی۔ آخری دنوں میں ایسا ہوگا کہ خداوند کے گھر کا پہاڑ پہاڑوں کی چوٹی پر قائم کیا جائیگا اور ساری قومیں اُس کی طرف روانہ ہونگی۔ بلکہ بہت سے لوگ جائینگے اور کہیں گے آؤ ہم خداوند کے پہاڑ پر چڑھیں۔ اور یعقوب کے خدا کے گھر میں کہ وہ اپنی راہیں ہم کو بتائے گا اور ہم اُس کے رستوں پر چلیں گے۔ کیونکہ شریعت صیہون سے اور خداوند کا کلام یروشلم سے نکلیگا۔ اور وہ اُمتوں کے درمیان عدالت کرے گا۔ اور بہت سے لوگوں کو ڈانٹیگا اور وہ اپنی تلواروں کو توڑ کر پھالیں اور اپنے بھالوں کو ہنسوے بنا ڈالیں گے۔ اور قوم قوم پر تلوار نہ چلائے گی۔ اور وہ پھر کبھی جنگ نہ سیکھینگے"۔

اس حوالہ سے آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا۔ کہ

یہی وہی یروشلم ہے جس کو نبی نے خود دیکھا اور اُس کی بابت بیان کیا۔ نیز پڑھیئے یسعیاہ ۱۱: ۱-۱۰ ہم یہاں سے معلوم کرتے ہیں۔ کہ زمین کے برباد کئے جانے اور اس شریر یعنی ابلیس کے باندھے جانے کے بعد جو کہ زمانہ فضل حلقہ (C) میں ہے وقوع میں نہیں آئیگا۔ لیکن زمانہ عدل جو کہ ایک چھوٹا سا زمانہ نقطہ (W) سے ظاہر ہے واقعہ ہوگا۔ تب پھر یہی یروشلم تمام دنیا کا صدر مقام ہوگا۔ جس کو میٹروپالس کہتے ہیں۔ اس طرح سے یہ مقابلہ نہایت دلچسپ معلوم ہوتا ہے۔ زمانہ (C) میں یروشلم پاؤں کے نیچے روندا جائیگا۔ اور قوم یہود تمام اقوام کے درمیان تتر بتر ہو جائے گی۔ جبکہ بادشاہی کے زمانہ میں یہی یروشلم دنیا کے تمام شہروں پر سبقت لے جائے گا۔ اور پھر قوم یہود تمام اقوام میں سے وہاں جمع ہو جائیگی۔ پھر اس زمانہ (C) میں تمام دنیا شرارت سے بھر جائے گی۔ دیکھیے مقدس لوقا ۱۷: ۲۶-۳۰۔ ۲ تسلنیقی ۲: ۷-۱۱۔ ۱ تمطاوس ۴: ۱۔ ۲ تمطاوس ۳: ۱-۵ لیکن آنے والے زمانہ (M) میں تمام دنیا خداوند کے عرفان سے معمور ہو جائے گی۔ جیسے کہ پانی سمندر کو ڈھانپ دیتا ہے۔ اس وقت چند افراد تمام اقوام میں سے لے جائینگے۔ دیکھیے اعمال ۱۵: ۱۴ تب تمام اقوام خداوند کا نام لینگی۔ آیت ۱۷ وہیں اس وقت تمام اقوام مسیحی کو رد کریں گی۔ اور پھر تمام اقوام یروشلم میں اُس کی پرستش کرنے آئیں گی۔ مقدس لوقا ۱۹: ۱۲-۱۴۔ ذکریا ۱۴: ۱۶ اس وقت شیطان تمام دنیا کا سردار ہے اور اس وقت وہ باہر نکالدیا جائے گا۔ اور خداوند تمام دنیا کا بادشاہ ہوگا۔ فی ۲: ۱۰ ۲ قرنتی ۴: ۴ ذکریا ۱۴: ۹ شاید ان حوالجات سے ہم پر ایسی صاف روشنی نہیں پڑتی جیسی کہ رومی ۸ ویں باب سے معلوم ہوتی ہے۔ اس زمانہ (C) میں تمام خلقت آہیں کھینچتی ہے۔ اور درد کے مارے چلاتی ہے۔ اور خدا کے فرزندوں کی آزادی کی راہ تاکتی ہے۔ کیا یہ عجیب و غریب تبدیلی نہ ہوگی؟

سوال۔ خیر۔ میرا کوئی خیال تک بھی نہ تھا کہ انجیل شریف میں اس قدر حوالجات ہونگے۔ جو کہ ایسا امتیاز بخشیں گے۔ اب اس کو درستی سے سمجھ لینا نہایت ہی ضروری ہوگا۔ کہ انجیل شریف کس زمانہ کی بابت بیان کرتی ہے۔ کیا میرا یہ سوال درست نہ ہوگا؟

جواب۔ بےشک آپ کا سوال درست و واجب ہے۔ آئیے ہم اس کو ٹھیک طور پر سمجھ لیویں اگر خدا کی مرضی اور اُس کے ارادے کو جو کہ دنیا کی بخشش کے واسطے وہ رکھتا ہے۔ اس کو کامل طور سے نہ سمجھا جاوے تو یہ بالکل افسوسناک بات ہوگی۔ میں ایک مثال کے ذریعہ اس کو آپ کے روبرو روشن کرونگا۔ یسعیاہ نبی کی کتاب میں ایک نہایت ہی معقول حوالہ ملتا ہے۔ دیکھیے ۶۱: ۱-۲ اس حوالہ میں دونوں زمانوں کا ذکر ملتا ہے۔ اور ان دونوں کے درمیان انتقام کے دن کا بھی ذکر پایا جاتا ہے۔ مثلاً "خداوند کے سال مقبول کی منادی وغیرہ"۔ جو زمانہ فضل حلقہ (C) سے مراد ہے۔ اور ہمارے خدا کے انتقام کا دن جو زمانہ حلقہ (W) سے مراد ہے تمام غمزدگان کو تسلی دینا جو زمانہ حلقہ (M) سے مراد ہے اور اسی باب کے اخیر میں بھی مسیح کی ہزار سالہ بادشاہی کا ذکر کرتا ہے۔ اگر آپ اس مقام کا مقابلہ مقدس لوقا ۴: ۱۷ سے کریں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ **خداوند یسوع مسیح** نے ان آیت کے درمیان ہی اس صحیفے کو بند کر دیا تھا۔ یہاں تک خوشخبری پوری ہوئی تھی۔ جنہوں نے اس کو سنا تھا انہوں نے بہت ہی کم اُس کا خیال کیا تھا۔ اور پیشتر اس کے کہ وہ وحشت غضب اور انتقام کی کتاب کھولی جاوے جو کہ مقدس یوحنا کے مکاشفہ باب ۵ سے ۱۹ ویں باب تک ہے یہ طویل فضل کا زمانہ جو کہ ۱۹۰۰ برس سے زیادہ کا ہو بیچ میں بطور درمیانی کے آجاوے۔ ہاں یہی لمبا زمانہ اس آیت کے بیچ چھپا ہوا ہے۔

جے۔ سی۔ ایل۔ از کوٹ گڑھ۔

پرہیزگاری (ٹمپرنس)

امثال ۲۳: ۲۹-۳۲

اوّل۔ ہر ایک بات اور کام کا شروع اور اُس کا انجام دیکھنا چاہیے۔

دوئم۔ پرہیز صرف شراب سے ہی نہیں بلکہ اپنی زبان کی بھی خبرداری کرنی چاہیے۔

مثال۔ ایک دفعہ کسی صاحب نے اپنے خانساماں سے بہت عمدہ کھانا پکانے کے لئے کہا اُس نے ایک دن مختلف قسم کی زبانیں تیار کیں اور اُس کا مالک کھا کر بہت ہی محظوظ ہوا۔ اور اُس صاحب کو ایسی لذت آئی کہ دوسرے دن بھی وہی پکانے کا حکم دیا۔ دوسرے دن اُس نے خراب کر دیں اور اُن کا مزہ بگاڑ دیا۔ صاحب نے غصے میں بھر اُس کا سبب دریافت کیا۔ یہ صاحب کچھ بد مزاج اور بدزبان بھی تھا۔ اپنے نوکروں کو گالی دیا کرتا تھا۔ اور آئے دن نوکر تبدیل کرتا تھا اور نوکر بھی اس کی گالیوں کی وجہ سے اس کے پاس کام کرنا پسند نہیں کرتے تھے۔) خانساماں نے جواب دیا کہ حضور یہی زبان ہے جو اگر ٹھیک

رکھی جاوے اور اُس کی حفاظت اور خبرداری کی جاوے - تو بہت سہل اور خوش ذائقہ وار ہے - لیکن اگر لاپرواہی کیجاوے اور اُس کا خیال نہ کیا جاوے تو بہت بری اور بد ذائقہ ہے - اُسی دن سے وہ صاحب اپنی زبان کو لگام دینی اور قابو میں رکھنا سیکھ گیا - اور یہ نوکر بہت دن اُس کے پاس ٹھہرا -

سوم خوراک پوشاک کا بھی خیال رکھنا چاہیئے - اپنی آمدنی سے ہرگز باہر نہیں جانا چاہیئے یعنی قرض سے بھی پرہیز کرنا چاہیئے -

چہارم - گناہ سے پرہیز کرنا چاہیئے - اور اس سے کھیلنا نہیں چاہیئے - کھیلتے وقت تو بہت میٹھا لگتا ہے - مگر اسکا انجام کڑوا ہوتا ہے -

مثال - لندن شہر میں ایک سپیرہ رہتا تھا جس نے ایک چھوٹا سا سانپ رکھا ہوا تھا - اور اُس نے اُس کو طرح بطرح کے کھیل سکھائے اور بہت سالوں تک اُس کے ذریعہ وہ بہت سا روپیہ کماتا رہا - لیکن آخرکار - ایک دن سانپ اس کے چوگرد چمٹ گیا اور اُس کو مار ڈالا - ایسے ہی گناہ کا حال ہے - ممکن ہو کہ گناہ محض چھوٹا سا ہو مگر بہت سالوں تک اُس کا کھیل بناتے بناتے وہ ایسا بڑا اژدہا بنجاوے کہ چوگرد لپٹ کر کھلاڑی کا کام تمام کر جاوے - ایسے ہی شراب نامراد کا کام ہے - لوگ اعتدال سے شروع کرکے پورے شرابی بنجاتے اور شراب اُن کے رگ و ریشہ میں سرایت کر جاتی ہے - ایک چھوٹا سا گناہ ہلاکت کے لئے کافی و وافی ہے اگر وہ ایک زندگی میں عرصہ پذیر ہو -

پنجم - قرض سے پرہیز کرنا چاہیئے - قرض بھی شروع میں بہت میٹھا لگتا ہے - اور ساہوکار کوئی رقعہ بھیجتے ہی یا نوکر کے دکان پر حاضر ہوتے ہی فوراً ترنت دیکر لینا اور مختلف غیر ضروری اشیاء کی پڑیاں باندھنے لگجاتا ہے - اور جب قرض حیثیت اور آمدنی کی نسبت بڑھجاتا اور ادا کرنے کی پھر طاقت نہیں رہتی تو پھر کیا - پھر تو مقروض منہ چھپاتا اور اُس بنیئے کا چور بنجاتا ہے اور روز کے تقاضہ کے سبب آدھا خون سوکھ جاتا ہے جتنا کہ اُس کی اجابت سے بھی پیدا نہیں ہوا تھا - قرض سے ایک بہت بڑا مرض پیدا ہوجاتا ہے جس کو فکرمندی کہتے ہیں - اب مرض کا پرگنو جس بہت خطرناک ہے - اگر موقعہ اور وقت پر اُس کا علاج نہ ہو - دیر پا ہوکر یہ مرض بڑھتا جاتا اور آخرکار خاتمہ کرتا ہے - اور ساہوکار کا ڈگری پرچہ پس ماندگان کو خستہ خاطر کرتا ہے - بالکل ایک شرابی اور مقروض کی حالت مساوی ہوتی ہے - سو اس شراب سے جس کا نام قرض ہے پرہیز ضروری ہے - یہ شراب ایسی کمبخت ہے کہ سرکار ہے کہ سرکار نے اس کا کوئی لائسنس نہیں رکھا - سانپ تو بہت ہیں - مگر افسوس کہ سود جیسا لائسنس بنیوں کے ہی ہاتھ دے رکھا ہے - شراب خانہ خراب اور قرض خانہ برباد ہے -

ایک اور مرض اس سے پیدا ہوتا ہے وہ جھوٹ اور وعدہ خلافی کا مرض ہے - اور یہ مرض ایسا متعدی ہے کہ اس سے جو آدمی بیمار ہوتا ہے وہ آسمانی یروشلیم میں دخل نہیں پاسکتا جیسے کہ دنیا میں بہت سے ملک اور شہر ہیں جن میں متعدی بیماری والے لوگ داخل نہیں کئے جاتے - کیونکہ اس سے دوسروں کی آنکھیں خراب ہو جانے کا خطرہ ہے - اور شملہ میں بھی متعدی بیماری والا شملہ سے باہر ہی روکا جاتا ہے - اور اُس کو خاص شملہ میں رہنے کی اجازت نہیں ملتی - جب تک کہ وہ تار اور یوسی اسٹیشن کی کوارنٹین میں نہ ٹھہرے یا شملہ سے باہر رہے - وجہ یہ کہ شملہ میں وائسرائے صاحب رہتے ہیں - اسی طرح جہاں اور جس شہر مقدس میں وسیرائیوں کا وسیرائے اور خداوندوں کا خداوند اور شہنشاہوں کا شہنشاہ رہتا ہے - وہاں جھوٹھ جیسے متعدی مریض کا دخل کیسے ہوسکتا ہے - جبکہ اکثروں کا تجربہ ہوگا کہ مقروض اگر ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ ضرور جھوٹھ کا استعمال کریگا تاکہ شاہ صاحب کچھ دنوں ٹلتے رہیں اور چکر لگاتے رہیں وغیرہ وغیرہ

راقم - جے بنسی لال - فرزنین انچارج - سی - ایم - ایس ہسپتال - کوٹ گڑھ -

---

ایک معجزہ

چند ہفتے گذرے ایک عیسائی سادھو **باوا سُندر سنگھ** نارکنڈہ کے اردگرد گاؤں میں انجیل کی منادی کر رہے تھے جہاں اُنہوں نے بہت تکلیف اُٹھائی - ہم میٹ کے پاس بیٹھے آپس میں کچھ بات چیت کر رہے تھے - اتفاق سے ایک زمیندار نہایت تندی آکر کہنے لگا کہ جی ہمارے یہاں ایک عجیب بات ہوئی ہے - ایک روز جب ہم گیہوں کاٹ رہے تھے ایک سادھو آکر ہم کو شاستر کی باتیں سنانے لگا لیکن ہم کو غصہ آیا کہ کام کے وقت آکر ہمارے کام کو روکتا ہے - ہم نے اُس کو دو چار گالیاں بھی دیں - پر وہ بیٹھا ہی رہا - اور ہماری گالیوں کو خیال میں نہ لاکر گیان کی باتیں سناتا رہا - اتنے میں میرے بھائی نے ایک پتھر اُٹھاکر اُن کے سر پر مارا - لیکن اس بھگت نے ذرہ بھی پرواہ نہ کی - بلکہ آنکھیں بند کرکے بولنے لگا کہ "اے خدا ان کو معاف کر" تھوڑی دیر

بعد میرے بھائی کے سر میں بڑی سخت درد ہوئی اور وہ اُٹھ کر اُس کی جگہ گیہوں کاٹنے لگ گئے۔ ہم حیران ہوئے کہ یہ عجیب سادھو ہے۔ اگر کوئی اور ہوتا تو ہم کو گالیاں دیتا اور بددعا کر کے چلا جاتا پر یہ ہمارے لئے دعائے خیر کر رہا ہے۔ ہم بڑے شرمندہ ہوئے اور رات کو اپنے ساتھ لے گئے تب اُس نے بہت اچھی باتیں سنائیں۔ اور اُس کے جانے کے بعد ہم عجیب کرامات دیکھی کہ اُس کھیت میں سے آج تک اتنی پیداوار کبھی نہیں ہوئی تھی۔ پر اُن کے ہاتھ لگنے سے گذشتہ سالوں کی بہ نسبت دو من زیادہ نکلی۔ اس کے بعد وہ بھگت جی پھر ہم کو نہیں ملے۔ ایک شخص جو باواشعدہ سنگھ ہوجاتا تھا یہ بات سنکر بولا ارے اُس کا نام مت لو وہ تو کرسٹان ہے۔ ہمارے لوگوں کو عیسائی کرتا پھرتا ہے لیکن میں نے اُس کو ڈانٹا۔ کیونکہ میری اُن کے ساتھ متیانہ کے رستے میں ملاقات ہوئی تھی میں خوب جانتا ہوں کہ وہ ایک مہاتما پرش ہے تھوڑے دن ہوئے ایک میم صاحبہ شملہ کی طرف جا رہی تھیں۔ ہم نے اس بات کا اُن سے ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ تم اس بات کو لکھکر لودیانہ کے اخبار نور افشاں میں چھپنے کے لئے بھیجدو۔ کیونکہ یہ سادھو جی بھی لودیانہ کی کلیسیا کے چیلے ہیں۔ اس واسطے میں یہ مضمون اُن کی صلاح کے بموجب لودیانہ کی کلیسیا کو مبارکباد کہتا ہوا اڈیٹر صاحب کی خدمت میں روانہ کرتا ہوں۔ اور باواجی کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ اُس گاؤں میں جاکر پھر اُن لوگوں کو درشن دیجئے۔ تاکہ آپ کے پوتر بچن اور اپدیش سے اُن کا بھلا ہو۔ ہم سب آپ نصیحت سننے کے لئے تیار ہیں۔ اور آپ کی ست سنگت سے لابھ اُٹھانا چاہتے ہیں۔ (از جیارام)

انسان کا عالمگیر مذہب

سلسلے کیلئے [illegible]

مسیحی مذہب پورے انکشاف اور آب و تاب کے ساتھ نظر آتا ہے۔ اور یہ دین انسان کے لئے وہ کچھ کر سکتا ہے جس کی انسان کو سخت ضرورت ہے مسیحیت کی معرفت انسان خدا کے ساتھ اپنے دل میں محبت اور اتحاد قائم کر سکتا ہے۔ اور ایک ایسی آزادی سے واقف ہوجاتا ہے۔ جو ساری مصنوعی مصنوعی بندشوں سے بری ہے۔ انسان اپنے دل میں مسرت اور خوشی کا راز پالیتا ہے۔ اور انسان کے قدرتی قویٰ کو پوری طرح انکشاف ہونے کا موقعہ ملتا ہے۔ اور اُس سے صاف صاف معلوم ہوجاتا ہے۔ کہ بحیثیت ایک انسان ہونے کے وہ کیا ہے۔ اور کیا کر سکتا ہے مسیحیت کی رُو سے خدا عالم بالا سے انسان کے پاس آتا ہے۔ اور انسان رفعت حاصل کر کے خدا تک پہونچ سکتا ہے۔ مسیحی مذہب عالمگیر مذہب ہونے کے دعوے کو اپنے نہایت قاطع دلائل اور خوبیوں کو پیش کرتا ہے۔ وہ ایک خدا کو عبادت کے لئے پیش کرتا ہے۔ اور ایک درمیانی یا شفیع کی ضرورت کو بیان کرتا ہے۔ اور ایک ایسے شفیع کو پیش کرتا ہے جو قابل انسان بے عیب گناہ سے مبرّہ اور آلہی شخص ہے۔ مسیحی دین پاکیزگی کا اعلےٰ معراج بیان کرتا ہے۔ اور پاکیزگی کی ایسی ضرورت بیان کرتا ہے کہ بغیر پاکیزگی کے کوئی شخص بہشت میں داخل نہیں ہوسکتا ہے۔ اور خدا کو گناہ سے ایسی نفرت ہے کہ وہ بدی کو دیکھ نہیں سکتا مسیحی مذہب میں الہام کا تصور معقول ہے۔ خدا اور انسان کے درمیان پیغام رسانی کا سلسلہ عقل کے مطابق ہے۔ انسان کے فرائض خدا کی نسبت ایسے صاف طور پر بیان ہوئے ہیں۔ کہ انسان کو خواہ مخواہ اُن کی ادائے گی کی تحریک ہوتی ہے۔ اور انسان کے باہمی فرائض کو صفائی سے مسیحی مذہب پیش کرتا ہے۔ مسیحی مذہب کہتا ہے کہ خداوند کو جو تیرا خدا ہے اپنے سارے دل اور اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل اور اپنے سارے زور سے پیار کر اور اپنی ہمجنس کو اپنی مانند پیار کر۔ پس جو کوئی خدا سے محبت رکھتا ہے وہ گناہ سے بھی نفرت کرتا ہے۔ اور جو پڑوسی سے محبت رکھتا ہے۔ وہ پڑوسی کا نقصان کرنا گوارا نہیں کرتا۔ وہ ہمیشہ پڑوسی کی بہتری کا خواہاں رہتا ہے۔ اسی بات مسیحی دین میں میاں بیویوں فرزندوں والدین اور بھائیوں کے ایک دوسرے کی نسبت واضح طور سے فرائض بیان کئے گئے ہیں۔

حاکم اور محکوم کے فرائض عمدہ اور صحیح بیان ہوئے ہیں۔ لکھا ہے کہ ہر شخص حکام وقت کے تابع رہے۔ نہ صرف ہم مذہب حاکم کے بلکہ بے دین اور غیر دین حاکم کے بھی فرمانبردار رہو اور نیز جو تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں تم بھی اُن کے ساتھ کرو۔ اور اپنے دشمنوں کو پیار کرو۔ اور جو تم پر لعنت کرتے ہیں اُن کے لئے برکت چاہو۔ اور بدی کرنے والوں کی برداشت کرو۔ اور جو تم کو دکھ دیتے اور ستاتے ہیں ان کے لئے دعا مانگو۔

پس جو شخص صاف دل اور نیت نیک سے کتاب مقدس میں توریت اور انبیا اسرائیل

کی کتابوں اور انجیل شریف کا مطالعہ کرتا ہے۔
اور تعصب کو دل میں جگہ نہیں دیتا ہے۔ وہ ایک
انمول موتی اور راہ حق اور حقیقی نجات کی راہ کو پا
لیتا ہے۔ اس عالمگیر مذہب کا سب دستور العمل
صرف بائیبل شریف ہی ہے۔ اور بائیبل خود ہی
عالمگیر کتاب ہے۔ خدا خود مسیحیت میں تمام
عالم کے لوگوں کو دعوت دیتا ہے۔ اے تم لوگو جو تھکے
اور بڑے بوجھ سے دبے ہو سب مسیح کے پاس آؤ
اے سب پیاسو پانی پاس آؤ اور وہ بھی جس
کے پاس نقدی نہ ہو آؤ مول لو اور کھاؤ اور مے
اور دودھ بے روپیہ اور بے قیمت خریدو۔ یسعیاہ ۵۵/۱
خداوند کی نجات خدا کے مفت فضل
سے یسوع مسیح کی معرفت حاصل ہوتی
ہے۔ اسی لئے جو اس کے وسیلے سے خدا
کے پاس آتے ہیں۔ وہ انہیں پوری پوری نجات
دے سکتا ہے کیونکہ وہ ان کی شفاعت کے لئے
ہمیشہ زندہ ہے۔ عبرانیوں ۷: ۲۵ آمین

پادری - برکت علی - امریکن مشن
کریال - ضلع گوجرانوالہ۔

غزل
(ثاقب دہلوی)

کلام اللہ و مبدع زمین و آسماں ہو کر
فلک سے آگئے یسوع شفیع عاصیاں ہو کر
الٰہی شان چھوڑی خاک کون و مکاں ہو کر
کیا پست اپنے کو مسند نشیں آسماں ہو کر
ازل سے چھپ رہی تھی جو کہ پردے میں نہاں ہو کر
وہ ظاہر ہو گئی شان خدا تجھ میں عیاں ہو کر
ہوا تو کاشف اسرار قدرت ہر دو عالم کا
خدا اے قادر مطلق کا اک بندہ زداں ہو کر
اٹھائی ذلتیں صدہا بے عفو خطا کاراں
بچایا آتش دوزخ سے ہم کو مستعاں ہو کر
صلیب او پر جو میخیں تیرے دست و پا میں ٹھکی تھیں
وہ میخیں ہیں مرے چبھتی ہیں اب نوک سناں ہو کر
تری پیرو - و پیر کہا ستا ہیں اے ذبیح اللہ
ٹپکتی ہے صدا سینے سے مرے شور و فغاں ہو کر
عطا آپ کو کر وہ طاقت گویائی اے یسوع
ہے مداح تیرا وجیہ رطب اللساں ہو کر

مسیحی شعرا طبع آزمائی کریں۔

مصرع طرح۔ آئینہ مجھ جلوہ آئینہ ساز ہے۔
ساز، ناز، نواز وغیرہ قافیہ ہے۔ ردیف
وزن فاعلاتن - بحر مثمن منقرب۔ (ایڈیٹر)

مسیحا افضل

ترا جلوہ ہے وہ جلوہ تری صورت ہے وہ صورت
کہ ماہ و مہر دونوں سر جھکا دیں شرم کھانے میں
تری سیرت تھی وہ سیرت تری تھی تھی وہ ہستی
کبھی پیدا نہ ہوگا کوئی ایسا اس زمانے میں
تیری طو بقدن وہ تھی جس پہ ناز جگ کو ہے۔
عمر ساری جہاں کو دی جہاں ہی کے سکھانے میں
بجز تیرے جو سب آئے سبھی تھے نفس کے تابع
تو ہی افضل نظر آیا ہے شیطاں کے گرانے میں
سبھوں نے آب حیواں کی بھی تعریف کی اکثر
سوا تیرے مگر کسکو ہوئی جرات پلانے میں۔
ترے ہیں معجزوں کو دیکھ کے تجھ پہ فدا ہیں
عجب حکمت دکھائی تو نے مردوں کے جلانے میں
یہی اثبات ہیں آخر تری اس شان عظمیٰ کے
کہ ہم نے کم شفا دیکھی نہ لنگڑوں کو اٹھانے میں
مصور گر تری تصویر کو چاہے کہ اب کھینچے۔
لگادے چاند سارا تیرے چہرے کے بنانے میں
مسیحا شربت دیدار دو کہ نیم بسمل ہیں۔
تڑپ کر مر چلے ہیں درد سر کے ہی بہانے ہیں۔
جدائی میں مجھے اپنی کبھی وہ یاد کرتے ہیں؟
مزہ میں اُن کو آتا ہے مرے دل کے ستانے میں
جو چوما یا دھر سے کیا لذیذ نشہ ہے۔
کہا - جو مرد وہ خاطر مسیح کے آستانے میں

راقم:- عمانوئیل لال دین کلرک مشن ہائی سکول راولپنڈی۔

بلیزنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے اعلیٰ پیمانہ پر جاری ہے۔ اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پر فضا اور صحت افزا مقام پر واقعہ ہے۔ اس کے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہاؤس۔ خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع حوض اور عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید بریں سکول کے ماسٹر صاحبان لایق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں سکول ہذا میں ماہ مارچ کے اختتام پر چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے۔ لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔ المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ۔ ضلع گورداسپور۔

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

ایڈیٹر مسز محمد اسمٰعیل خانصاحبہ

یہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور اردو زبان میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے۔ اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ۸ ر اگر ہو یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جائیں تو فی کاپی ۶ ر چارج کیا جاتا ہے۔ یہ خاص کر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی نمونہ ۲ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے درخواستیں بنام اے۔ ایم۔ ونیتی دی ڈی آنریری سکرٹری سی ایل ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں۔

طاقت بڑھانیوالا پھل

کولا ماک افریقہ کا ایک نہایت قوت دینیوالا پھل ہے

زیادہ فکر یا محنت کی وجہ سے یا غم و بیماری و تبدیلی آب وہوا کے سبب بدن کمزور ہو گیا ہو تو اس کے استعمال سے نئی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ یہ دم کو بڑھاتا ہے۔ پیدلے گھوڑے کی سواری پہاڑ کی چڑھائی کشتی بکسرت ناچ گانا پڑھنا وغیرہ کاموں میں پہلے اس کو استعمال کرنے سے دم نہیں پھولتا ہو لمل دھڑکن کو روکتا ہے رات کو جاگنا ہو سکیں لیجئے تکان نہیں ہوگا۔ یہ شراب اور افیون کی عادت کو چھڑاتا ہے مفصل حالات کی فہرست بلا قیمت منگوا کر دیکھئے۔ قیمت ۳۲ خوراک کی شیشی عہ محصول ڈاک ۵ ر المشتہر ڈاکٹر ایس کے برمن نمبرہ ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

خوشی کا مقام ہے کہ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ دراز سے جاری ہے مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۵ء سے پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیر نگرانی کر دی ہیں جس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام نہایت تسلی بخش ہو گیا ہے نرخ خرچ خوراک معہ فیس طالب علم صاحبان مقیم ایک خاندان سے ۲ ہوں للعہ ۳ ہوں للعہ دھوبی اور کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ ارزاں قیمت پر فروخت ہوتا ہے علاوہ ازیں جن رکشا کرنل ہڈ کرام وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں قیمت جن رکشا لعہ سے ما ہے کرنل ہڈ کرام لعہ سے عہ۔

مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت کر سکتے ہیں۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک عہ

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصولڈاک ۸ ر

غیر ممالک سے ۵ ہے

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی۔

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	مے
چوتھائی کالم	عہ	ے	للعہ
نصف کالم	ے	للعہ	معہ
پورا کالم	للعہ	معہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	سہ	۱

ہر ایک دفعہ کیلئے فی سطر ۲ ر ایک روپیہ سے کم اُجرتہ کیلئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریر کے آپ ذمہ وار ہیں۔

اطلاع ضروری۔ نامہ نگار کو چاہیے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر لکھا کریں۔ ۔ وہ نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جا سکتے۔ خط و کتابت کیلئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا۔ جو نامہ نگار مہینے میں کم از کم ایک مضمون لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جائیگا۔ بعض نامہ نگار خطوط اور مضامین ایک ساتھ بھیجتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہئیے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذوں پر ہوں مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اور نیچے بہت سا مضمون لکھ دیتے ہیں جس کے پڑھنے سے بڑی دقت ہوتی ہے مضمون بہت صاف اور خوشخط ہونا ضروری ہے۔

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور رومن اردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہے کلیسائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیکیٹ کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں

چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران ۱۲ ر سے لیکر ۳ ر تک

نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور حسوا یوپی سے طلب کر سکتے ہیں۔

بابو ہری ای ایم ڈیوڈ صاحب بی ڈی ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں کیلئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام ایلی برادرز نے چھاپا۔